Fikr-o-Nasar (Islamabad) 38:2 (2000)

کتاب	:	ازواج مطہرات۔ حیات و خدمات غیر مسلم حلقوں کے اعتراضات و شبہات اور ان کا جواب
مصنف	:	ڈاکٹر حافظ حقانی میاں قادری
ناشر	:	دارالاشاعت کراچی
سال اشاعت	:	۱۹۹۸ء
صفحات	:	۲۲۴
قیمت	:	درج نہیں۔
تبصرہ نگار	:	ضیاء اللہ رحمانی ☆

حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی حیات مقدسہ پر کمیت و کیفیت دونوں اعتبارات سے جس قدر لکھا گیا اس کی نظیر تاریخِ انسانی میں موجود نہیں۔ حضورﷺ کی سیرت پر قلم اٹھانے کی سعادت جہاں مسلمانوں کو نصیب ہوئی وہاں غیر مسلموں نے بھی سیرت طیّبہ کی ایک ایک جزو کو قلم بند کرنے کی کوشش کی۔ یہ سلسلہ جاری ہے اور تا ابد جاری رہے گا---

تاریخِ اسلام کا یہ بھی اعجاز ہے کہ وہ مقدس ہستیاں جنہیں حضور علیہ الصلاۃ والسلام سے نسبت کی سعادت نصیب ہوئی، تربیت کا شرف حاصل ہوا یعنی صحابہ و صحابیات رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین، ان کی سیرت و کردار کو بھی کمال احتیاط کے ساتھ محفوظ کر لیا گیا۔ اس طبقہ میں وہ پاکیزہ ہستیاں بھی شامل ہیں جنہیں حضور سرور کونین علیہ الصلاۃ والسلام کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا اور قرآن نے ان کے لیے "وازواجہٗ امھاتھم" ارشاد فرما کر ان کے تقدس، اور عظمت کو تا ابد امر کر دیا۔

☆ لیکچرر ریسرچ ایسوسی ایٹ، ادارہ تحقیقات اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

زیرِ نظر کتاب "ازواج مطہرات-- حیات و خدمات" دو حصوں پر مشتمل ہے۔ مذکورہ عنوان کے تحت حافظ حقانی میاں قادری صاحب نے ازواج مطہرات کی پاکیزہ زندگی اور اسلام کے لیے ان کی خدمات کو تفصیلاً قلمبند کیا ہے۔ یہ کتاب عربی زبان میں تھی جس کے ترجمہ کی سعادت ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب کو حاصل ہوئی۔ فاضل مترجم نے نہایت وقیع مقدمہ لکھ کر اس کتاب کی اہمیت میں کئی گنا اضافہ کر دیا۔ تعدد ازواج کا موضوع ہمیشہ سے مستشرقین کے ہاں زیرِ بحث رہا۔ مقدمہ نگار نے نہایت جامعیت کے ساتھ ان اعتراضات کا رد کیا۔ اس ضمن میں انہوں نے مختلف مذاہب کے معاشرتی نظام اور انبیاءِ سابقین کی پاکیزہ سیرتوں کا بھی جائزہ لیا۔ موصوف نے مقدمہ میں مولانا اشرف علی تھانوی کی تصنیف "کثرۃ ازواج لصاحب المعراج" کا ایک حوالہ نقل کیا جو اس موضوع سے متعلق قاری کو یکسو کر دیتا ہے :-

> "جس طرح حضورؐ کی جلوت کی زندگی کو امت تک منتقل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی جماعت تیار کی، اسی طرح آپؐ کی خلوت کی زندگی اور خواتین سے متعلق شریعت کا حصہ منتقل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے امہات المومنین کو ذریعہ بنایا۔ اس سلسلے میں حضرت ام المومنین عائشہؓ کا کردار بالخصوص اور دیگر امہات المومنین کا کردار بالعموم انتہائی اہم ہے۔
> لہذا آپؐ کی شادیاں دراصل شریعت کی تکمیل و تبلیغ کا حصہ تھیں"

☆ حضور علیہ الصلاۃ والسلام کے نکاح کے بعض اسباب بھی بیان کیے گئے ہیں۔

☆ بعض نکاح حضورؐ نے ان صحابیات کے ساتھ کیے جن کو سہارے کی ضرورت تھی۔

☆ بعض نکاح سیاسی اسباب کی بناء پر اشاعت اسلام میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے کیے۔ حضرت صفیہؓ، حضرت ام حبیبہؓ، حضرت جویریہؓ، حضرت میمونہؓ سب انتہائی اہم قبائل سے تعلق رکھتی تھیں اور ان کے ساتھ نکاح سے ان قبائل میں اسلام کی اشاعت کی راہیں ہموار ہو گئیں۔

☆ بعض اوقات آپؐ نے قبائلی و علاقائی عصبیتوں کے خاتمے کے لیے نکاح کیے۔ اس

لیے آپؐ کی تمام ازواج مختلف قبائل اور خاندانوں سے تعلق رکھتی تھیں۔

☆ بعض حالات میں آپؐ نے غیر اسلامی رسوم کے خاتمے کی خاطر ایسا کیا جیسے آپؐ نے اپنے متبنیٰ زید بن حارثہؓ کی مطلقہ زینب بنت جحشؓ سے نکاح کیا۔

مقدمہ نگار کا انداز مدلل ہے، چھتیس صفحات پر مشتمل یہ مقدمہ تحقیقی تقاضوں کے مطابق لکھا گیا ہے۔

اس کے بعد اصل کتاب کا آغاز ہوتا ہے جو کہ ۱۳ امہات المومنین کی سیرت کے متعلق جامع معلومات پر مشتمل ہے۔ جس میں امہات المومنین کے نام و نسب، حالات زندگی، اخلاق و عادات، فضائل و مناقب اور ان کی زندگیوں کے اہم واقعات کا ذکر مرتب انداز میں کیا گیا، ہر چند کہ اس سے پہلے طالب ہاشمی صاحب، سعید احمد انصاری اور عبدالسلام ندوی صاحب نے سیر الصحابیات کے تحت ازواج مطہرات کے احوال پر گراں قدر کام کیا ہے۔ اسی موضوع پر حکیم محمود احمد ظفر کی قدرے تفصیلی کتاب امہات المومنین بھی موجود ہے۔ زیر نظر کتاب بھی اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔دورانِ مطالعہ کہیں کہیں محسوس ہوتا ہے کہ عنوان اور عبارت میں مناسبت نہیں، جیسے صفحہ ۱۴۱ پر "سیدہ ام سلمہؓ کی بارگاہ نبویؐ میں حضرت ابو لبابہ کے لیے سفارش" کے عنوان کے ذیل میں ابو لبابہ کی غلطی، ندامت اور رسول اللہ ﷺ کا ان کو معاف کرنے کا واقعہ ہے، اس میں سیدہ ام سلمہؓ کی سفارش کا کوئی ذکر نہیں، صرف یہ ذکر ہے کہ انھوں نے حضرت ابو لبابہ کی معافی کی خوش خبری ان کو سنائی۔

علاوہ ازیں ص ۱۵۴ پر مؤلف ذکر کرتے ہیں کہ حضرت زیدؓ ایک سیاہ فام غلام تھے، حالانکہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زیدؓ کی رنگت صاف تھی اور آپؐ کے صاحبزادے اسامہ سانولے تھے۔

صفحہ ۷۷ پر حضرت سودہؓ کے حضورؐ کے ساتھ نکاح کے واقعہ کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ ۱۰ ہجری کا واقعہ ہے، حالانکہ یہ ہجرت سے پہلے کا واقعہ ہے۔

بعض واقعات مکرر بیان ہوئے ہیں جیسے حضرت زینب بنت جحش کے ہاں حضورؐ کا

شہد کھانے کا واقعہ ص ۹۳ اور ۱۱۹ دونوں پر تفصیل سے مذکور ہے۔

کتاب میں طباعت کی غلطیاں بھی ہیں، خاص طور پر آیات میں بعض جگہوں پر اعراب غلط لگائے گئے ہیں، اور صفحہ ۲۱۶ پر آیت " وازواجه امهاتهم" کا ترجمہ (اے مومنو! نبیؐ کی بیویاں تمہاری مائیں ہیں) کیا گیا ہے۔ حالانکہ اس کا ترجمہ (اور آپؐ کی بیویاں ان کی مائیں ہیں) ہے۔

اگر اس کتاب میں حوالہ جات کا اہتمام تحقیقی تقاضوں کے مطابق کیا جاتا تو اس موضوع پر ایک مزید تحقیقی کتاب کا اضافہ ہو جاتا، البتہ استفادے کی کتب درج کر کے کسی حد تک مراجع کی نشاندہی کر دی گئی ہے۔